انگوٹھی میں نگینہ پہننے اور اس کی تاثیر کا حکم

ریفرنس نمبر:Kan-13701 تاریخ:04-11-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ انگوٹھی میں نگ پہننا کیسا ہے اور کیا اس کے انسانی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ سائل:غلام مصطفیٰ(گلبہار، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کے لیے ساڑھے چار ماشہ وزن سے کم چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگینہ کے ساتھ خواہ کسی بھی رنگ یا پتھر کا ہو، پہننا جائز ہے اور جہاں تک ان پتھروں نگینوں کے انسانی زندگی پر اثرات کا تعلق ہے، تو بعض احادیث اور ان کی شروحات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں کی طرح بعض نگینوں کی تاثیرات ہوتی ہیں، البتہ اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اگر نگینہ پہننے سے کسی مرض سے شفاء یا کوئی فائدہ پہنچے تو اسے اللہ عزوجل کی جانب سے سمجھے، کیونکہ مؤثر حقیقی محض اللہ تبارک وتعالی کی ذات ہے اوران کو اللہ عزوجل نے ذریعہ اور وسیلہ بنایا ہے، جیسے شفاء اللہ عزوجل کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور ذریعہ ڈاکٹر بنتا ہے لہذا شفاء یا فائدہ پہنچنا اللہ عزوجل کی جانب سے ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نگینہ کے فوائد سے متعلق مطلقا ہر کسی کی بات پر کان نہ دھریں بلکہ تجربات سے ثابت ہونے والے یا جن کے بارے میں روایت میں فوائد بیان ہوئے ہیں، انہیں کا لحاظ رکھا جائے۔

مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:"عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا، آپ اس کا نگینہ ہتھیلی شریف سے متصل رکھتے تھے۔ (صحیح مسلم، جلد2، صفحہ197، مطبوعہ کراچی)

اسی حدیث کے تحت مرقاۃ میں علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ حدیث مبارک نقل کرتے ہیں:"تختموا بالعقیق فانہ مبارک"ترجمہ:انگوٹھیوں میں عقیق کا نگینہ پہنو کہ یہ برکت والا ہے۔ دوسری روایت میں ہے:"عن انس بلفظ:

تختموا بالعقیق فانه ینفی الفقر“ یہ عقیق کا نگینہ فقر کو ختم کرتا ہے۔ایک روایت میں ہے:”ان التختم بالیاقوت الاصفر یمنع الطاعون“ پیلے یاقوت کی انگوٹھی طاعون سے حفاظت کرتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد6، صفحہ185، مطبوعہ کوئٹہ)

فیض القدیر میں ہے:”فی حدیث له شأن، من تختم بالعقیق وفق لکل خیر وأحبه الملکان ومن خواصه تسکین الروع عند الخصام ویقطع نزف الدم“ حدیث مبارک میں عقیق کی خوبی بیان ہوئی کہ جو اسے پہنے گا اس کو ہر قسم کی بھلائی ملے گی اور فرشتے اس سے محبت کریں گے۔اس کے خواص سے ہے کہ دل مدِمقابل کے وقت سکون میں رہتا ہے اور نکسیر پھوٹنا ختم ہو جاتا ہے۔

(فیض القدیر، جلد3، صفحہ308، دار الکتب العلمیة، بیروت)

در مختار میں ہے:”یجوز من حجر وعقیق و یاقوت و غیرھا“ ترجمہ: نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے عقیق، یاقوت وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ595، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:”مرد کو زیور پہننا مطلقا حرام ہے صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔۔۔۔نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے۔ عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہا سب کا نگینہ جائز ہے۔اگلے صفحہ پر فرماتے ہیں: انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اسمیں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو مرد کے لیے ناجائز ہے، اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں، عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔“

(بہار شریعت، حصہ16، ص426،427، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

25صفر المظفر 1440ھ 4نومبر 2018ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے